Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

A Critical Analysis of the Historicity and Attributes of the Titles of Sahabiyat (Female Companions of the Prophet ﷺ)

صحابیات رضی اللہ عنہن کے القابات کی تاریخیت اور اوصاف کا تحلیلی جائزہ

Authors Details

1. **Syed Salman Mustafa** (Corresponding Author)
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan. syedsalmanmustafagillani@gmail.com
2. **Dr. Hafiz Muhammad Azhar Usama**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Citation

Mustafa, Syed Salman and Dr. Hafiz Muhammad Azhar Usama." A Critical Analysis of the Historicity and Attributes of the Titles of Sahabiyat (Female Companions of the Prophet ﷺ)."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 595−605.

Submission Timeline

Received: Jan 11, 2025
Revised: Jan 22, 2025
Accepted: Feb 10, 2025
Published Online: Feb 24, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

A Critical Analysis of the Historicity and Attributes of the Titles of Sahabiyat (Female Companions of the Prophet ﷺ)

صحابیات رضی اللہ عنہن کے القابات کی تاریخیت اور اوصاف کا تحلیلی جائزہ

☆ سید سلمان مصطفیٰ ☆ ڈاکٹر حافظ محمد اظہر اسامہ

Abstract

The tradition of titles and epithets began with the first human, Adam (peace be upon him), and will continue until the Day of Judgment. In fact, after death, the people of Paradise will be called 'Inhabitants of Paradise' and the people of Hell will be called 'Companions of Fire'. Some will be called 'Taliqah' (freed ones) and others 'Ashab al-A'raf' (Companions of the Heights). In Arab society, giving titles was a common practice, where people would give titles to each other in exchange for services, similar to the British era's knighthood and various awards. Understanding the titles given to the Sahabiyat (female companions of the Prophet Muhammad) will reveal the moral training and characteristics of the Prophet Muhammad (peace be upon him). This article will discuss the greatness and virtues of Sahabiyat, their ranks and positions, aspects of Sahabiyat's titles, why and how the Quran and Prophet Muhammad (peace be upon him) honored them with titles, the historical and legal status of Sahabiyat's titles, how Muslim women can transform their lives based on the Sahabiyat's lives, and how women in Islam can seek guidance from Sahabiyat in fulfilling domestic and social responsibilities. The titles and awards received by Sahabiyat in the Islamic state of Madinah for their remarkable achievements in spirituality, knowledge, literature, research, courage and services, reflect the Prophet Muhammad's (peace be upon him) character and his virtuous life. Considering Sahabiyat's titles, the great women's character and conduct become evident, serving as a guiding light for contemporary Muslim women. The Prophet Muhammad's (peace be upon him) life, teachings, training, and reformative, administrative, and revolutionary characteristics become apparent through the titles bestowed upon Sahabiyat, providing guidance for all.

Keywords: Alqabat-e-Sahabiyaat ,Islamic history, Titles, Deminsions of Prophet's companions

تعارف موضوع

القابات کی روایت پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی اور قیامت تک جاری رہے گی۔ در حقیقت مرنے کے بعد اہل جنت کو "اہل الجنہ "اور اہل جہنم کو" اہل النار " کہا جائے گا۔ بعض کو 'طلقا' اور بعض کو 'اصحاب الاعراف' کہا جائے گا۔ عرب معاشرے میں ٹائٹل دینا ایک عام رواج تھا، جہاں لوگ خدمات کے عوض ایک دوسرے کو ٹائٹل دیتے تھے، جیسا کہ برطانوی دور کے نائٹ ہڈ اور مختلف اعزازات تھے۔ صحابیاتؓ کو دئے گئے القابات کو سمجھنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تربیت اور خصوصیات کا پتہ چلتا ہے۔ اس مضمون میں صحابیات کی عظمت و

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

فضیلت، ان کے درجات اور مرتبے، صحابیات کے القابات کے پہلو، قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کیوں، کیسے اور کن القابات سے نوازا، صحابیاتؓ کے القابات کی تاریخی اور قانونی حیثیت، مسلمان خواتین کس طرح صحابیات کی عملی زندگی پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو تبدیل کر سکتی ہیں؟ اور گھریلو زندگیوں میں اسلام سے رہنمائی کیسے حاصل کر سکتی ہیں۔ اسلامی ریاست مدینہ میں صحابیاتؓ کو روحانیت، علم، ادب، تحقیق، جرأت اور خدمات میں نمایاں کارناموں پر حاصل ہونے والے اعزازات پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور ان کی پاکیزہ زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔ صحابیاتؓ کے القابات پر غور کرنے سے خواتین کا عظیم کردار اور طرز عمل مسلم خواتین کے لیے ایک نورانی خدمت کے طور پر سامنے آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی، تعلیمات، تربیت اور اصلاحی، انتظامی اور انقلابی خصوصیات صحابیات ؓ کے عطا کردہ القابات سے عیاں ہوتی ہیں، جو سب کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

مبحث اول: صحابیہ کی تفہیم

صحابیاتِ رسول ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہے جس میں ان خواتین کے کردار، قربانی، علم، وفا اور اخلاص کے پہلو نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں۔ ان عظیم المرتبت خواتین کو ان کے مخصوص اوصاف، کارہائے نمایاں، اور دینی خدمات کے اعتراف میں مختلف القابات سے نوازا گیا۔ ان القابات کی تاریخیت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اسلامی معاشرہ شخصیت کی قدر، خدمات کا اعتراف، اور کردار کی شناخت کو بڑی اہمیت دیتا تھا۔ یہ القابات بعض اوقات نبی کریم ﷺ کی جانب سے دیے گئے، بعض مرتبہ صحابہ کرامؓ نے دیے، اور کچھ وقت کے ساتھ عوامی سطح پر معروف ہو گئے۔ ان میں بعض القابات علمی خدمات کی بنیاد پر دیے گئے جیسے "العالمة"، بعض کردار و عفت کی علامت تھے جیسے "الطاہرة"، اور کچھ خاندانی نسبت جیسے "خالة الرسول" یا "زوج النبی" پر مبنی تھے۔ اوصاف کی بات کی جائے تو ان صحابیاتؓ کے القابات ان کی باطنی و ظاہری صفات کا آئینہ دار تھے۔ جو صحابیاتؓ علم و فہم میں ممتاز تھیں انہیں علم سے منسوب القابات ملے، جو جہاد یا ہجرت میں پیش پیش رہیں انہیں قربانی سے جڑے القاب دیے گئے، اور جن کی زندگی تقویٰ، عفت یا صبر کی مثال بنی، انہیں انہی صفات کے حوالے سے یاد رکھا گیا۔ ان القابات سے نہ صرف ان خواتین کی شخصیت کے مختلف پہلو سامنے آتے ہیں بلکہ یہ القابات آنے والی نسلوں کے لیے تربیتی و اخلاقی درس کا بھی ذریعہ بنے۔ گویا صحابیاتؓ کے القابات اسلامی معاشرت کی فکری گہرائی، دینی شعور، اور اجتماعی قدر شناسی کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔ صحابہ کرامؓ وصحابیاتؓ کی پاکیزہ برگزیدہ جماعت کے ذریعہ اسلام کا تعارف بھی کرادیا گیا اور رسول عربی ﷺ کی سیرتِ طیبہ اور سنت کو عام کیا گیا اگر رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو الگ رکھ کر ان کو عام انسانوں کی طرح خاطی وعاصی تصور کر کے غیر معتبر قرار دیا جائے گا تو اسلام کی پوری عمارت ہی منہدم ہو جائے گی صحابہ کرامؓ وصحابیاتؓ نے اوّل اوّل، زبان رسالت مآب سے آیات اللہ کو ادا ہوتے سنا تھا اور کلام رسول کی سماعت کی تھی پھر دونوں کو دیانت وامانت کے ساتھ اسی لب ولہجہ اور مفہوم ومعانی کے ساتھ محفوظ رکھا اور بحکم رسول عربی ﷺ اس کو دوسروں تک پہنچایا۔

صحابیہ کی لغوی تعریف:

لغت کے اعتبار سے لفظ "الصحابة" مصدر ہے جو "صُحْبَةٌ" کے معنی میں ہے۔ اسی سے لفظ "صحابی" اور "صاحب" ہے جن کی جمع "اصحاب" اور "صَحْبٌ" آتی ہے اور لفظ "صحابہ" اکثر "اصحاب" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ صحابی لفظ واحد ہے، اس کی جمع صحابہ ہے۔ مذکر کے لیے صحابی کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے جبکہ مؤنث واحد کے لیے صحابیہ اور جمع کے لیے صحابیات کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف:

صحابی یا صحابیہ کے اصل معنی ساتھی اور رفیق کے ہیں؛ لیکن یہ اسلام کی ایک مستقل اور اہم اصطلاح ہے، اصطلاحی طور پر صحابیہ کا اطلاق ان پر ہوتا ہے جنھوں نے بحالت ایمان حضور ﷺ سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے ہوں۔ اگرچہ درمیان میں ارتداد پیش نہ آگیا ہو۔ علماء متقدمین ومتاخرین نے صحابی یا صحابیہ کی تعریف میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر اس صاحب یا صاحبہ ایمان کو صحابی یا صحابیہ کہا جائے گا جس نے ایمان کی حالت میں خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور اسی ایمان کے ساتھ وفات پائی، اور ظاہر ہے کہ وہ نابینا حضرات یا صحابہ کرامؓ وصحابیاتؓ کے نومولود بچے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت مبارکہ میں لائے گئے ان سب کو ملاقات حاصل ہے لہٰذا بلاتردد جماعت صحابہ میں ان کا شمار ہوگا۔ امام بخاریؒ کے بقول:

> قال محمد بن إسماعيل البخاري: ومن صحب النبي صلى الله عليه وسلم أو رآه من المسلمين فهو من أصحابه۔ 1

مسلمانوں میں سے جس نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت اختیار کی ہو یا فقط آپ ﷺ دیکھا ہو، وہ شخص آپ ﷺ کا صحابی ہے۔

مبحث دوم: قرآن مجید میں صحابیاتؓ کے القابات:

اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کو صحابیات کرامؓ کا ایسا بہترین گلدستہ عطا فرمایا تھا جو خواتین اسلام میں اپنے اخلاق و کردار میں سب سے بہترین خواتین تھیں جو نہ صرف آدابِ مجلس رسول ﷺ سے واقف تھیں بلکہ مزاج شناسِ رسول ﷺ بھی تھیں۔ اللہ تعالی نے انہیں لاجواب قوت حافظہ سے مشرف کیا تھا۔ انہوں نے اس نعمتِ الٰہیہ کا بہترین استعمال کیا اور قرآن وحدیث کو بڑی حفاظت اور احتیاط کے ساتھ اگلی نسلوں تک منتقل کرنے میں اپنا بہترین کردار ادا کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی تمام جلیل القدر صحابیات کرامؓ کے بلند کردار کے بارے میں، اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

> "اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا"2
>
> ”بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرمان بردار اور فرمان برداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔“

سورہ الاحزاب کی اس ایک آیت میں اللہ پاک نے صحابیاتؓ کے دس القابات کا ذکر فرمایا۔ صحابیات رسول ﷺ کے افعال وکردار اور مثالی زندگیوں کو اللہ تعالی نے بہترین قرآنی القابات سے نواز کر ہمیشہ کے لیے امر کر دیا۔ اسی طرح اللہ رب العزت نے سورۃ التوبہ میں ارشاد فرمایا:

> "وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ "3

---

1 Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ (Riyāḍ: Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH), 3: 1355.
2 Sūrat al-Aḥzāb 33: 33–35

"اور مہاجرین اور ان کے مدد گار (انصار) میں سے سبقت لے جانے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے اور درجۂ احسان کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے، اللہ ان (سب) سے راضی ہو گیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لئے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی زبردست کامیابی ہے۔"

قرآن کریم نے انہیں گروہ انصار و مہاجرین میں قبول اسلام میں سبقت لیجانے والے، مرد صحابہؓ کے ساتھ ساتھ صحابیاتؓ کا شرف پانے والی خواتین کو ا"لسابقون الاولون" سے ملقب فرمایا۔

اسماء والقابات کے متعلق ذوق مصطفی ﷺ:

اچھے ناموں، خوبصورت لقبوں، تعریفی و توصیفی اسماء اور کنیتوں کو ہمارے مذہب اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اسی لیے قرآنِ کریم نے:(1)ان بڑے ناموں سے پکارنے کو حرام قرار دیا،(2)حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان کے لقب خاص "اسرائیل"(عبد اللہ) سے یاد فرمایا،(3)حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "المسیح" لقب سے یاد کیا اس لیے کہ وہ اپنا ہاتھ پھیر کر مریضوں کو (اللہ کے حکم سے) شفایاب کرتے تھے،(4) روح الامین حضرت جبرئیلؑ کا نام نہیں لقب ہے اور قرآنِ کریم میں ان کو اسی لقب سے یاد رکھا گیا ہے۔ رحمتِ عالم ﷺ ناموں کی جگہ لقبوں اور کنیتوں سے اپنے متبعین کو یاد کرتے تھے حضرت حلیمہؓ حضرت ام ایمنؓ اور حضرت فاطمہؓ بنت اسد کو حضرت محمد ﷺ اُمّی (میری ماں) فرماتے تھے اس لیے اُمّ نبی ﷺ ان کا لقب ہوا۔ حضرت عائشہؓ کو حمیراء اور حضرت ام ورقہؓ کو "شہیدہ" القاب کے ساتھ یاد فرماتے تھے۔ القاب کی طرح ناموں کی اصلاح بھی آپ ﷺ کا خاص ذوق تھا، مختلف ناموں کو آپ ﷺ نے تبدیل فرمایا چند مثالیں ہیں: حضرت زینبؓ بنت ابی سلمہ کا نام برہ (نیکی) تھا آپ ﷺ نے زینب رکھ دیا۔

حضرت میمونہؓ کا اسم گرامی بھی برہ تھا آپ ﷺ نے تبدیل کر کے میمونہ رکھا۔[4]

حضرت جویریہؓ بنت الحارث بن ابی ضرار کا نام بھی برہ تھا، آپ ﷺ نے جویریہ رکھ دیا۔[5]

ان تینوں ناموں کا راز یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ پر قرآنی تعلیمات کا ہی غلبہ رہتا تھا اس لیے آپ ﷺ نے اس تعلیمِ قرآنی کی وجہ سے یہ نام بدلا، اللہ فرماتے ہیں: لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ[6]۔ اپنے آپ کو پاکیزہ نہ کہو۔ "حضرت زینبؓ بنتِ جحش کا نام بھی برہ تھا۔ حضرت محمد ﷺ نے بدل دیا، آپ ﷺ کو یہ پسند نہ تھا کہ مذکورہ قرآنی آیت کے خلاف کوئی عورت اپنی پاکیزگی بیان کرے۔[7]

---

[3] Al-Taubah, 100:9
[4] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī, *Fatḥ al-Bārī bi-Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beirut: Dār al-Maʿrifa, 1400 AH), 15: 312.
[5] Al-Suhaylī, ʿAbd al-Raḥmān ibn ʿAbd Allāh, *Al-Rawḍ al-Unuf* (Beirut: Dār Ibn Ḥazm, 1421 AH), 7: 18.
[6] Al- Najam, 32
[7] Al-Suhaylī, ʿAbd al-Raḥmān ibn ʿAbd Allāh, *Al-Rawḍ al-Unuf* (Beirut: Dār Ibn Ḥazm, 1421 AH), 5: 28.

مبحث سوم: القابات کی روایت کا تاریخی پس منظر

اسلامی معاشرت میں القابات دینے کی روایت ایک مستند اور تسلیم شدہ عمل تھا۔ القاب عموماً فرد کے کردار، خدمات، علم، تقویٰ یا خاندانی نسبت کی بنیاد پر دیے جاتے تھے۔ یہ القاب سماج میں عزت، شناخت، اور مقام کا اظہار ہوتے تھے۔ جیسے مرد صحابہ کرام کو "صدیق"، "فاروق"، "ذوالنورین" جیسے القابات دیے گئے، ویسے ہی صحابیات کو بھی ان کی صفات کے مطابق القابات دیے گئے۔ یہ عمل صحابہ و صحابیات کے دور ہی سے شروع ہو گیا تھا، اور بعد ازاں یہ روایت تابعین، تبع تابعین، اور دیگر اسلامی شخصیات تک پھیلی۔

صحابیاتؓ عظام کے اوصاف:

صحابیاتِ رسول ﷺ کے اوصاف اسلامی معاشرت اور اخلاقی اقدار کی بلند ترین مثالیں ہیں۔ ان عظیم خواتین نے ایمان، صبر، تقویٰ، شجاعت، وفاداری، علم، عفت، حیاء، ایثار، قربانی اور اخلاص جیسے اوصاف کو نہ صرف اختیار کیا بلکہ اپنی عملی زندگی میں ان کی بہترین نمائندگی کی۔ ان کے کردار نے یہ واضح کر دیا کہ عورت صرف گھر کی چار دیواری تک محدود نہیں، بلکہ دین کی خدمت، علم کی اشاعت، اور معاشرتی اصلاح میں بھی بھرپور کردار ادا کر سکتی ہے۔ بعض صحابیات علم حدیث و فقہ میں ممتاز ہوئیں اور دینی مسائل میں مردوں کی رہنمائی کی، جبکہ کچھ نے غزوات میں شرکت کر کے زخمیوں کی خدمت کی اور مجاہدین کو پانی پلایا۔ کئی صحابیاتؓ نے اپنے شوہروں، بیٹوں اور بھائیوں کو اللہ کی راہ میں قربان کیا اور صبر و رضا کا اعلیٰ ترین مظاہرہ پیش کیا۔ ان کا تقویٰ اور عبادت گزاری اس قدر نمایاں تھی کہ بعض راتوں کو قیام میں اور دن روزے میں گزارا کرتی تھیں۔ ان کی عفت اور حیاء اس درجہ بلند تھی کہ قرآنِ کریم نے بھی بعض مواقع پر ان کی پاکیزگی کی گواہی دی۔ ایثار و سخاوت میں بھی یہ خواتین پیش پیش رہیں؛ انہوں نے اپنے زیورات، کپڑے، اور مال فی سبیل اللہ قربان کیا۔ ان تمام اوصاف نے ان صحابیات کو ایسی مثالیں بنا دیا جن پر امتِ مسلمہ آج بھی فخر کرتی ہے۔ ان کا ہر عمل ایک درسی باب کی حیثیت رکھتا ہے جس سے آج کی مسلمان عورت نہ صرف اپنے لیے رہنمائی حاصل کر سکتی ہے بلکہ اپنی شخصیت کو سنوارنے کا عملی نمونہ بھی پا سکتی ہے۔ ان اوصاف کی روشنی میں صحابیاتؓ کا کردار ایک زندہ و جاوید پیغام ہے کہ ایمان اور عمل، علم اور حکمت، حیا اور عفت، صبر اور قربانی، سب ایک مومنہ کے لیے لازم اوصاف ہیں۔

صحابیاتؓ کی زندگیوں میں کئی نمایاں اوصاف تھے جن کی بنیاد پر وہ اسلامی تاریخ میں ایک مثالی مقام رکھتی ہیں:

ایمان کی پختگی: سخت ترین حالات میں بھی ان کا ایمان متزلزل نہ ہوا۔

علم و فہم: کئی صحابیاتؓ دینی مسائل، احادیث اور فقہ میں مہارت رکھتی تھیں۔

قربانی و ایثار: میدانِ جنگ ہو یا ہجرت، ان کی قربانیاں ناقابلِ فراموش ہیں۔

عفت و حیاء: اسلامی معاشرت میں عورت کا مقام ان کی زندگیوں سے عیاں ہوتا ہے۔

تبلیغ و تعلیم: کئی صحابیاتؓ نے دینی تعلیم کو عام کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

القابات دیے جانے کی تاریخی وجوہات:

القابات دینے کی روایت ایک تاریخی و تہذیبی رویہ ہے جو کسی شخصیت کی خصوصیت یا کردار کو نمایاں کرنے کے لیے اپنایا جاتا ہے۔ صحابیات کے لیے یہ القابات مندرجہ ذیل اسباب کی بنیاد پر استعمال کیے گئے:

خاندانی نسب و تعلق: بعض صحابیات کو نبی کریمؐ سے قرابت داری کی بنیاد پر لقب دیا گیا جیسے "خالۃ الرسولؐ"۔

کردار و خدمات: کسی صحابیہ کے کردار کی روشنی میں ان کو مخصوص لقب دیا گیا جیسے "المجاہدہ"۔

علم وحکمت: جن صحابیات نے دینی علم میں مقام حاصل کیا انہیں "العالمۃ" جیسے القاب دیے گئے۔
عفت وپاکدامنی: ان اوصاف کی بنیاد پر انہیں "الطاہرۃ" جیسے القاب سے یاد کیا گیا۔
ایثاری کردار: قربانی کی مثالوں کی بناپر "الوفیہ" جیسے القاب دیے گئے۔

صحابیاتؓ کے انفرادی القابات:

انفرادی القابات سے مراد وہ القابات ہیں جو صحابیہؓ کے کسی کارنامہ پر انہیں عطا ہوئے جیسے: اَلطَّبِيْبَةُ (علاج کرنے والی) یا کسی عطائے نبوی ﷺ پر جیسے: صَاحِبَةُ الخَمِيْصَةِ (پھول دار چادر والی) یہ حضرت ام خالدؓ کو صحابہ کرامؓ نے اس لیے دیا تھا کہ ان کو حضور ﷺ نے ایک چادر اوڑھائی تھی۔ صحابیاتؓ کے بعض القابات نہ قرآن کریم میں ہیں نہ حضور ﷺ سے ان کا ثبوت ہے اور نہ صحابیؓ سے منقول ہیں لیکن ان کا وجود احادیث وسیر کی کتابوں کے ابواب یا حاشیوں میں ہے جیسے: حلیۃ الاولیآء اور الزرقانی علی المواھب میں ان کا تذکرہ ہے اسی طرح بعض القابات کتب احادیث کے متن یا باب سے ماخوذ ہیں، جیسے: بابُ النّسآءِ الغَازِيَاتِ، صحیح مسلم میں ان عورتوں کے لیے ہے جنھوں نے غزوات میں شرکت کی۔ قرآن کریم کا دیا ہوا خطاب، جیسے: "اَلْمُهَاجِرَاتُ" کو "اَلْمُؤْمِنَا تُ" کا اور "اَلشَّاعِرَات" کو "اَلصَّالِحَاتُ" کا خطاب خود اللہ نے دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد سے کوئی ایسا نام معروف ہوا جو اصل نام کے علاوہ تھا، جیسے: حضرت اسمأؓ بنت ابی بکرؓ کو ذَاتُ النِّطاقین، حضرت اسماءؓ بنت عمیس کو ذات الھجرتین قرار دیا گیا یہ سب صحابیاتؓ کے انفرادی القابات ہیں۔ صحابیاتؓ کے انفرادی القابات کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

أُمُّ الْمُؤْمِنِيْن حضرت سودہؓ بنتِ زَمعہ: کو اللہ تعالیٰ نے نہایت صالح طبیعت عطا کی تھی، جب رسولِ کریم ﷺ نے دعوتِ حق کا آغاز کیا تو انہوں نے فوراً اس پر لبیک کہا۔ اس لیے وہ "اَلسَّابِقَةُ الْاِسْلَام" لقب سے نوازی گئیں۔ ان کے سعید الفطرت شوہر نے بھی ان کے ساتھ اسلام قبول کر لیا۔ حبشہ کی دوسری ہجرت میں حضرت سودہؓ اور ان کے شوہر حضرت سکرانؓ بھی دوسرے مسلمانوں کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کر گئے۔ کئی برس رہ کر مکہ واپس لوٹے، جہاں چند دن بعد حضرت سکرانؓ نے وفات پائی اور حضرت سودہؓ بیوہ ہو گئیں اس لیے ان کو "ارملۃُ المُهاجِرَة، مُهَاجِرَة ذَاتُ الْهِجْرَتَيْنِ" لقب سے خاص کیا گیا اور دیگر "أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ، طَاهِرَةُ الْقُلُوبِ، المتّقِيَّة، اَلْمُحْسِنَة"[8] جیسے القابات آپؓ کے انفرادی القابات میں سے ہیں۔

حضرت اسماءؓ بنتِ ابی بکر صدیقؓ: آپؓ اوائل بعثت میں اس وقت سعادت اندوز اسلام ہوئیں، جب صرف سترہ نفوسِ قدسی مخفی طور پر ایمان لائے تھے۔ اس طرح "اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن" کی صف میں ان کا اٹھارہواں نمبر ہے، ان کا یہ قرآنی لقب سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۰۰ میں مذکور ہے، بیعتِ نبوی ﷺ کے طفیل "اَلْمُبَايِعَات" لقب والی خواتین کی صف میں جگہ پائی۔ "اَلْمُجَاهِدَه، اَلشَّاعِرَة، ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ، حضور

---

[8] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī, *Fatḥ al-Bārī bi-Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Riyāḍ: Dār Ṭayba, 1415 AH), 8: 196.

ﷺ نے فرمایا:اِنَّ لَکَ النِّطَاقَیْنِ فِی الْجَنَّۃِ ،صَاحِبَۃُ سِرِّ النَّبِیﷺ، اَلشَّاکِرَۃ، اَلصَّابِرَۃ، جیسے دیگر القابات آپ کے انفرادی القابات میں سے ہیں۔[9]

حضرت زینبؓ بنت جحش: کہ آپ ﷺ نے جب ان کا نکاح حضرت زیدؓ حِبُّ النبیؐ سے کرنا چاہا تو حضرت زینبؓ اور ان کے بھائی عبد الرحمنؓ بن جحش نے انکار کیا، تو سورہ الاحزاب کی آیت 37 اتری تو دونوں راضی ہو کر " اَلْمُؤْمِن اوراَلْمُؤْمِنَۃ " قرآنی القابات سے نوازے گئے۔

مبحث چہارم: صحابیاتؓ کے اجتماعی القابات:

صحابیاتؓ کے القابات عموماً ان کی خصوصیات، خدمات یا کسی خاص واقعے کی بنیاد پر دیے گئے ہیں۔ مثلاً، "ام المؤمنین "کا لقب ان خواتین کو دیا گیا جو نبی ﷺ کی بیویاں تھیں، جیسے حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ۔ یہ لقب ان کی اہمیت اور مقام کو ظاہر کرتا ہے۔ بہت سی صحابیات کو ان کی بہادری، علم، اور دین کی خدمت کے حوالے سے بھی القاب دیے گئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے تربیت یافتہ صحابہؓ وصحابیاتؓ کو ان کی خدمات کے عوض جن القابات سے نوازا وہ صحابہؓ اور صحابیاتؓ پھر ان القابات کے ملقب بن کر دنیائے رنگ و بو میں اپنے کردار کی خوشبو بکھیرتے رہے،، درج ذیل بحث انہی اجتماعی القابات پر مشتمل ہے:

اَلْمُسلِمَۃُ :(اسلام قبول کرنے والی)یعنی مذہب اسلام کے اعمال کو اس کی جزئیات کے ساتھ قبول کرنے والی خاتون۔

اَلْمُؤْمِنَۃُ :(ایمان والی)یعنی اسلام کے تمام عقائد اور اس کی تعلیمات ظاہرہ وباطنہ کا مکمل یقین اور ان کے مطابق زندگی گزارنے والی۔

اَلصَّحَابِیَۃُ: رسول اللہ ﷺ کی فیض یافتہ وہ خواتین جو ایمان کی حالت میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں۔ اللہ نے حضرت ابو بکرؓ کو "صَاحِب "لقب دیا:اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ یہ قرآنی لقب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے والی مسلمات کو بھی ملتا تھا۔[10]

اَلسَّابِقُ الْاَوّل (قبولِ اسلام کے لیے آگے بڑھنے والا) فتح مکہ سے پہلے مکہ اور مدینہ میں یا ان کے نواحی علاقوں میں جن لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا اور انہوں نے اس آواز پر لبیک کہا ان کو قرآنِ کریم کی ایک آیت میں پانچ القاب سے نوازا گیا ہے، پہلے وہ آیت اور اس کا ترجمہ لکھا جاتا ہے اور اس کے بعد ان پانچوں القاب کی ان صیغوں کے ساتھ وضاحت کی جاتی ہے۔ جن الفاظ کو بطورِ لقب اس آیت کے نزول کے بعد خواتین کے لیے استعمال کیا گیا۔ پانچ القابِ قرآنیہ والی آیت یہ ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ 11

اور مہاجرینؓ اور انصارؓ میں سے جو پہلے ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے طریقے کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سب سے راضی ہیں اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

---

[9] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī, *Fatḥ al-Bārī bi-Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Riyāḍ: Dār Ṭayba, 1415 AH), 4: 24.
[10] Al-Taubah: 40
[11] Al- Taubah : 100

اس میں ان خواتین کے القابِ خمسہ کا ذکر ہے،جنہیں ابتدائے اسلام میں ایمان کی توفیق ہو گئی تھی۔ان میں"اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ"۔اَلْمُهَاجَرَات اور اَلانصَارِيات قرآن میں مذکور کے صیغے یہ ہیں۔ اس لقب کا ذکر کلامِ الٰہی میں مختلف انداز کے ساتھ آیا ہے۔مثلاً التوبہ:100،الحشر:8،الممتحنہ:10،البقرہ:218،آلعمران:195،النحل:110،41،الحج:58،الاحزاب:50،النساء:100،النساء:89، الانفال:72،العنکبوت:26،النساء:97۔یہ آیات اس لقب(اَلْمُهَاجِرَاتُ)ہجرت کرنے والی مسلمان عورتوں اور مردوں کے لیے آئی ہیں ان میں"اَلْمُهَاجِرَةُ"لقب کی تائید ہے۔

مبحث پنجم: مختلف علوم وفنون میں دلچسپی رکھنے والی صحابیاتؓ کے القابات:

یعنی وہ بعض صحابیاتؓ جو مختلف فنون میں دلچسپی رکھتی تھیں۔

اَلطَّبَابَة: حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا: آپ کو فن طب کہاں سے ملا؟ فرمایا: جب حضور ﷺ بیمار تھے تو اطباء جو مشورہ دیتے ہیں، ان کو یاد کر لیتی تھی۔

اَلْكِتَابَة: حضرت شفاؓ بنت عبد اللہ لکھنا جانتی تھیں، انہوں نے حضرت حفصہؓ کو یہ فن سکھایا۔اسی طرح کتابت میں حضرت ام کلثومؓ بنت عقبہ رضی اللہ عنہما۔حضرت کریمہ بنت المقدادؓ بھی لکھنے کے فن سے واقف تھیں۔

اَلتِّجَارَة: حضرت خدیجہؓ کی تجارت شام تک پھیلی ہوئی تھی۔حضرت خولاءؓ حضرت ملیکہؓ، حضرت بنت مخزمہؓ عطر وغیرہ کی تجارت کرتی تھیں۔

الدِّبَاغَة: حضرت سودہؓ دَبّاغہ تھیں(کھالوں کو رنگ کرکے چمڑا بنانے میں ماہر تھیں، حضرت زینب بنتِ جحش دستکار تھیں۔[12]

حضرت اُمّ کبشہ الانصاریہؓ نے بھی مریضوں کی عیادت اور دواء کے لیے اجازت مانگی۔[13]

حضرت اُمّ عطیہؓ فرماتی تھیں: میں آپ ﷺ کے غزوہ میں شریک ہو کر مجاہدین کے سامان کی حفاظت کرتی، زخمیوں اور مقتولین کو مدینہ لاتی تھی، میں نے آپ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی، میں ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کا علاج اور مریضوں کی تیمار داری کرتی[14].

مبحث ششم: صحابیاتؓ کے نمایاں اوصاف

1۔ **ایمان کی استقامت:** اسلام کے ابتدائی دور میں ایمان لانا جان ہتھیلی پر رکھنے کے مترادف تھا۔صحابیات نے مردوں سے بڑھ کر ایمان کی پختگی دکھائی، تکالیف سہیں، اور دین پر قائم رہیں۔یہی وصف انہیں "الصادقۃ فی الایمان" جیسے القابات کا مستحق بناتا تھا۔

2۔ **علم وحکمت:** کئی صحابیات علمِ قرآن، فقہ اور حدیث میں مہارت رکھتی تھیں۔وہ نہ صرف علم حاصل کرتی تھیں بلکہ دوسروں کو سکھاتی بھی تھیں۔اسی بنیاد پر انہیں "العالمۃ" اور "المحدثۃ" جیسے القابات دیے گئے۔

---

[12] Ibn al-Athīr, ʿAlī ibn Abī al-Karam Muḥammad, *Al-Kāmil fī al-Tārīkh* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1415 AH), 3: 508.

[13] Ibn al-Athīr, ʿAlī ibn Abī al-Karam Muḥammad, *Al-Kāmil fī al-Tārīkh* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1415 AH), 7: 371.

[14] Darwazah, Muḥammad ʿIzzat, *Al-Tafsīr al-Ḥadīth* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1383 AH), 7: 377

3۔عفت وحیاء: اسلامی تہذیب میں خواتین کی عفت کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ جن صحابیات نے اس صفت کو اپنی زندگی کا مرکز بنایا، وہ "العفیفۃ" اور "الطاہ-رۃ" جیسے القابات سے معروف ہوئیں۔

4۔ صبر ورضا: بہت سی صحابیات نے اپنے شوہروں، بیٹوں یا بھائیوں کو راہِ خدا میں قربان ہوتے دیکھا اور صبر ورضا کا پیکر بنیں۔ ان کی یہ خصوصیت انہیں "الصاب-رۃ" یا "الرضیۃ" جیسے القابات کے لائق بناتی ہے۔

5۔ایثار و قربانی: اسلامی معاشرت میں ایثار و قربانی کو بلند مقام حاصل ہے۔ صحابیات نے اپنے مال، وقت، جذبات حتیٰ کہ اپنی جان بھی دین اسلام کے لیے وقف کر دی۔ ان خدمات کے اعتراف میں وہ "**المضحیۃ**"، "**الوفیہ**" جیسے القابات سے یاد کی گئیں۔

6۔جہادوخدمت: بعض صحابیات نے میدانِ جنگ میں زخمیوں کی خدمت، پانی پلانے، یا دیگر انتظامی امور سرانجام دیے۔ ان کے ان اعمال کے اعتراف میں انہیں "الخالدۃ"، "المقاتلۃ" یا "سیدۃ المدد" جیسے القابات دیے گئے۔

ہر صحابیہ کی شخصیت میں کوئی نہ کوئی نمایاں وصف موجود تھا جس کی بنیاد پر اسے لقب دیا گیا۔ ان القابات میں اس وصف کا عکس جھلکتا تھا۔ مثلاً: "الراویۃ" اس صحابیہ کو کہا گیا جو احادیث نبوی بیان کرتی تھیں۔ "الصادقۃ" ان کو کہا گیا جن کی سچائی نمایاں تھی۔ "الفقیہۃ" ان کے لیے جو دینی مسائل کی فہم رکھتی تھیں۔ "الناصحۃ" ان خواتین کے لیے جو مشورے میں نرمی اور دانائی کی حامل تھیں۔

القابات اور ان کے پس منظر کا تجزیہ: القابات کا جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ ہر لقب اپنے ساتھ ایک مکمل شخصیت کا تعارف لیے ہوئے ہوتا ہے۔ ان القابات کے ذریعے اسلامی معاشرے کو نہ صرف خواتین کے کارناموں سے آگاہی ملی بلکہ ان کے کردار کو دوام بھی ملا۔

عصر حاضر کی خواتین کے لیے رہنمائی اور اسباق: یہ روایت صرف صحابیات کے زمانے تک محدود نہیں رہی بلکہ بعد کے ادوار میں بھی جاری رہی۔ تابعیات اور دیگر فقیہات کو بھی ان کے اوصاف کی بنیاد پر القابات سے نوازا گیا جیسے "الفقیہۃ البصرّیہ"، "زاہدۃ الحرمین" وغیرہ۔ آج کی مسلمان خواتین کے لیے صحابیات کے القابات ایک عملی رہنمائی ہیں۔ ہر لقب ایک پیغام ہے جو بتاتا ہے کہ خواتین صرف گھر تک محدود نہیں بلکہ معاشرے، دین، علم، اور سیاست میں بھی مرکزی کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ان القابات سے ہمیں اپنے بچوں کی تربیت، خود اعتمادی، دین داری، اور کردار سازی میں مدد ملتی ہے۔

خلاصہ بحث

صحابیاتِ رسول ﷺ کے القابات اسلامی تاریخ کا ایک ایسا باب ہیں جس میں خواتین کی انفرادی خصوصیات، دینی خدمات، اور اخلاقی اقدار کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ان القابات کی تاریخیت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اسلامی معاشرہ کردار اور خدمت کی بنیاد پر عزت و مقام دیتا تھا۔ یہ القابات مختلف ادوار میں، مختلف وجوہات کی بنیاد پر دیے گئے، جن میں ہجرت، جہاد، تعلیم دین، صبر واستقامت، اور خاندانی نسبت شامل تھیں۔ بعض القابات نبی کریم ﷺ نے خود دیے، جبکہ کچھ عوامی اور علمی حلقوں میں معروف ہوئے۔ ہر لقب کے پیچھے ایک نمایاں وصف کارفرما تھا، جو اس صحابیہ کی شخصیت کا آئینہ دار ہوتا تھا۔ اوصاف کی بات کی جائے تو ایمان، صبر، علم، عفت، ایثار، تقویٰ اور جہاد جیسے اعلیٰ اقدار ان خواتین میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ ان اوصاف کو نمایاں کرنے کے لیے انہیں مخصوص القابات سے یاد کیا گیا، جیسے "الطاہرۃ"، "العالمۃ"، "الوفیہ" وغیرہ۔ ان القابات کا مقصد صرف پہچان دینا نہیں بلکہ امت کو تربیت فراہم کرنا بھی تھا تاکہ آئندہ نسلیں ان سے رہنمائی لے سکیں۔ ان القابات کے ذریعے عورت کے کردار کو تاریخ میں محفوظ کر کے ایک عملی نمونہ پیش کیا گیا، جو آج بھی دینی اور اخلاقی تعمیر کے لیے رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابیاتؓ کے القابات کی تاریخیت اور اوصاف آج کے دور میں بھی ایک زندہ اور تابندہ پیغام رکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

- *Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl*. *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Riyāḍ: Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH.
- *Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī*. *Fatḥ al-Bārī bi-Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār al-Maʿrifa, 1400 AH.
- *Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī*. *Fatḥ al-Bārī bi-Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Riyāḍ: Dār Ṭayba, 1415 AH.
- *Al-Suhaylī, ʿAbd al-Raḥmān ibn ʿAbd Allāh*. *Al-Rawḍ al-Unuf*. Beirut: Dār Ibn Ḥazm, 1421 AH.
- *Ibn al-Athīr, ʿAlī ibn Abī al-Karam Muḥammad*. *Al-Kāmil fī al-Tārīkh*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1415 AH.
- *Darwazah, Muḥammad ʿIzzat*. *Al-Tafsīr al-Ḥadīth*. Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1383 AH.